# از عدالتِ عظمیٰ

**تاریخ فیصلہ: 28 اپریل، 1960**

## جاداب سنگھ ودیگراں

## بنام

## دی ہماچل پردیش ایڈمنسٹریشن ودیگر

(بی پی سنہا، چیف جسٹس پی بی گجیندر گڈکر، کے سبّاراؤ، کے سی داس گپتا اور جے سی شاہ، جسٹس صاحبان)

**اسٹیٹس، کا خاتمہ-اعلان کو کالعدم قرار دیا گیا کیونکہ اسے ریاستی قانون سازیہ نے منظور کیا تھا جو ناسب طور پر تشکیل نہیں دیا گیا تھا-پارلیمنٹ کے ذریعہ منظور کردہ توثیقی ایکٹ-اہلیت-خاتمے کے قانون کا آئینی جواز-ہماچل پردیش کے بڑی اراضی جاگیریں اور زرعی اصلاحاتت ایکٹ، 1953 (ہماچل 15، سال 1954)، دفعات 11، 15-ہماچل پردیش قانون ساز اسمبلی (آئین اور کارروائی) توثیقی ایکٹ (نمبر 56، سال 1958)، دفعات 3، 4-آئین ہند، آرٹیکل 19، 31، 31A، 240، 248، آئٹم نمبر 97، فہرست I، ساتواں شیڈول۔**

10 اکتوبر 1958 کو ہماچل پردیش بگ لینڈڈ اسٹیٹس اینڈ زرعی اصلاحاتت ایکٹ 1953 کو عدالت عظمیٰ نے اس بنیاد پر کالعدم قرار دے دیا تھا کہ نئی ہماچل پردیش ریاست کی قانون ساز اسمبلی جس نے اسے منظور کیا تھا وہ مناسب طریقے سے تشکیل نہیں کی گئی تھی اور اس طرح اس قانون کو منظور کرنے کے قابل نہیں تھی (بذریعہ: شری ونود کمار بنام ریاست ہماچل پردیش، [1959] ضمیمہ 1 ایس سی آر 160)۔ صدر نے آرڈیننس نمبر 7، سال 1958 کے ذریعے مذکورہ اسمبلی کے آئین اور کارروائی کی توثیق کی۔ اس آرڈیننس کی جگہ پارلیمنٹ کے ذریعے منظور کردہ توثیقی ایکٹ نمبر 56، سال 1958 نے لے لی۔ ایکٹ کے دفعہ 3 نے ریاست ہماچل پردیش کی قانون ساز اسمبلی کے آئین اور کارروائی کی توثیق کی اور دفعہ 4 نے عدالتوں کو اس کے آئین میں نقص کی بنیاد پر اسمبلی کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کسی بھی ایکٹ یا کارروائی کے جواز پر سوال اٹھانے سے منع کیا۔ ہماچل پردیش بگ لینڈڈ اسٹیٹس اینڈ زرعی اصلاحات ایکٹ کو اسی کے مطابق درست قرار دیا گیا۔-درخواست گزار جو جاگیردار تھے، آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواستوں کے ذریعے آرڈیننس اور توثیق کرنے والے ایکٹ کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا:

قرار پایا گیا کہ (i) آرٹیکل 240 کے پیش نظر جیسا کہ یہ آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کے ذریعے اس کی ترمیم سے پہلے تھا، پارلیمنٹ توثیق کرنے والے ایکٹ کو نافذ کرنے کی مجاز تھی۔ (ii) خاتمے کے ایکٹ کی توضیعات آئین کے آرٹیکل 19 اور 31 کی خلاف ورزی نہیں کرتی تھیں، اور

(iii) ایبو لیشن ایکٹ آئین کے آرٹیکل 31 اے کے تحفظ میں آتا ہے اور اسے اس بنیاد پر چیلنج کرنے کے لیے کھلا نہیں تھا کہ یہ آئین کے آرٹیکل 19 اور 31 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

شری رام نارائن بنام ریاست بمبئی، [1959] ضمیمہ 1 ایس سی آر 489، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

پرانی ہماچل پردیش اسمبلی کے اراکین کو نئی ہماچل پردیش ریاست کی قانون سازیہ کے طور پر کام کرنے سے روکنے کی وجہ یہ تھی کہ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 74 کے تحت نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا تھا۔ پارلیمنٹ، آئین کے آرٹیکل 248 اور ساتویں شیڈول کی فہرست I کے آئٹم نمبر 97 کے تحت قانون سازی کے اپنے بقایا اختیارات کی بنا پر، نوٹیفکیشن جاری کرنے میں ناکامی کی وجہ سے پیدا ہونے والے نقص کو دور کرنے اور اس کی توثیق کرنے کی مجاز تھی۔ اس ادارے کی اصل کارروائی جو قانون سازیہ کے طور پر کام کرتی تھی۔

آئین کے آرٹیکل 240 کے تحت، جیسا کہ اس سے پہلے آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، پارلیمنٹ کو توثیق کرنے والے ایکٹ کو نافذ کرنے سے منع نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی پارلیمنٹ کے قوانین اور کارروائیوں کی توثیق کرنے کا اختیار ریاستی قانون سازیہ اس وقت ختم ہو گیا جب ریاست کا وجود ہی ختم ہو گیا۔

بنیادی دائرہ اختیار فیصلہ: درخواستیں نمبر 161، سال 1958 اور 109، سال 1959۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواستیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست گزاروں کے لیے اچ ورام، ڈی آر پریم اور گنپت رائے (58 کی پٹیشن نمبر 161 اور16، 17، 35، 58، 69، 102، 109/1959 میں)

درخواست گزاروں کے لیے ڈی آر پریم، آر تھیا گراجن اور ٹی ستیہ نارائن (پٹیشن نمبر 36، سال1959 میں)۔

جواب دہندگان کی طرف سے (تمام درخواستوں میں) سی کے دفتری، بھارت کے سالیسیٹر جنرل، آر گنپتی آئیر، آر ایچ دھبر اور ٹی ایم سین۔

28.1960اپریل۔

عدالت کا فیصلہ شاہ جسٹس نے دیا۔

**شاہ، جسٹس:** آئین کے پہلے شیڈول میں، جیسا کہ اصل میں "حصہ Cریاستیں" کے عنوان کے تحت نافذ کیا گیا تھا، دس "سی" ریاستوں کے نام متعین کیے گئے تھے۔ بھارت کی پارلیمنٹ نے حصہ C ریاستیں حکومت ایکٹ، 49، سال 1951 نافذ کیا، جس میں حصہ سی ریاستوں کے لیے قانون ساز اسمبلیوں، وزراء کی کونسلوں اور مشیروں کی کونسلوں کی تشکیل کی فراہمی کی گئی۔ ایکٹ کے دفعہ 4 کے تحت، صدر کو حکم کے ذریعے ان حلقوں کی حد بندی کرنے کا اختیار دیا گیا تھا جن میں ہر حصہ سی ریاست کو تقسیم کیا جانا تھا اور حلقوں کے علاقے، ایسے ہر حلقے کے لیے مختص نشستوں کی تعداد اور درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے لیے مخصوص نشستوں کی تعداد۔ ایکٹ کے دفعہ 4 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے ان حلقوں کا تعین کرنے کا حکم دیا جن میں ریاست ہماچل پردیش کو تقسیم کیا جانا تھا۔ 1952 میں ہماچل پردیش اسمبلی کے انتخابات ہوئے اور مختلف حلقوں میں 36 اراکین منتخب ہوئے۔ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں، بل نمبر 7، سال 1953 حکومت کی طرف سے زمینی املاک کے سلسلے میں کچھ درمیاندار کے خاتمے کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ اس بل کے ایک قانون میں منظور ہونے سے پہلے، 8 مئی 1954 کو، بھارت کی پارلیمنٹ نے ہماچل پردیش اور بلاس پور (نئی ریاست) ایکٹ نمبر 32، سال 1954 نافذ کیا۔ ہماچل پردیش اور بلاس پور کی ریاستوں کو متحد کر کے ایک نئی ریاست بنانے والے اس ایکٹ کو 28 مئی 1954 کو صدر کی منظوری ملی اور اسے یکم جولائی 1954 کے نوٹیفکیشن کے تحت نافذ کیا گیا۔ ایکٹ 32، سال 1954 کی دفعہ 12 کے تحت، نئی ریاست ہماچل پردیش کے لیے ایک قانون ساز اسمبلی تشکیل دی جانی تھی جس میں 41 نشستیں براہ راست انتخابات کے ذریعے پر کی جانی تھیں۔ نئی ریاستی اسمبلی کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کوئی نئے انتخابات نہیں ہوئے، لیکن 7 جولائی 1954 کو نئی ہماچل پردیش ریاست کے لیفٹیننٹ گورنر کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس میں حصہ C ریاستیں حکومتی ایکٹ 1951 کے دفعہ 9 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ہماچل پردیش قانون ساز اسمبلی کا دوسرا اجلاس، سال 1954 طلب کیا گیا۔ اس نوٹیفکیشن کے مطابق، قانون سازیہ کا اجلاس ہوا اور بل نمبر 7، سال 1953 جو پرانی ہماچل سی ریاستی اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا، ایک ایکٹ میں منظور کیا گیا۔ یہ ایکٹ جسے ہماچل پردیش ابیولیشن آف بگ لینڈیڈ اسٹیٹس اینڈ زرعی اصلاحات ایکٹ 1954 کہا جاتا ہے۔ جسے اس کے بعد ابیولیشن ایکٹ کہا جاتا ہے، کو 23 نومبر 1954 کو صدر کی منظوری ملی، اور اسے 26 جنوری 1955 کو ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے تحت نافذ کیا گیا۔

اس عدالت نے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ابیولیشن ایکٹ کے آئینی جواز کو چیلنج کرنے والی درخواستوں میں کہا کہ مذکورہ ایکٹ کو جائز طور پر نافذ کردہ قانون سازی کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگرچہ نئے ریاستی قانون کی دفعہ 15(1) میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ ہماچل پردیش کی پرانی قانون ساز اسمبلی کے حلقے کی نمائندگی کرنے والے 36 موجودہ اراکین میں سے ہر ایک کو اس حلقے سے منتخب کیا جانا چاہیے، اور "قیاصی توضیع" کے بذریعے، ان اراکین کو اسی عہدے پر رکھا گیا تھا جس میں انہیں رکھا جاتا اگر وہ انتخاب کے پورے عمل سے گزرتے اور منتخب ہو جاتے، کیونکہ عوامی نمائندگی قانون 1951 کی دفعہ 74 کے تحت کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا تھا، لیکن پرانی ہماچل پردیش اسمبلی کے 36 اراکین قانون ساز اسمبلی تشکیل نہیں دے سکتے تھے۔ مزید کہا گیا کہ لیفٹیننٹ گورنر کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے پرانی قانون ساز اسمبلی کا دوسرا اجلاس طلب کیا گیا تھا، نہ کہ نئی قانون ساز اسمبلی۔ اور لیفٹیننٹ گورنر کے حکم کے مطابق منعقدہ اجلاس میں، بل نمبر 7، سال 1953 جو پرانی ریاست کی اسمبلی کے سامنے زیر التوا تھا، جو اس اسمبلی کے تحلیل ہونے پر ختم ہو گیا تھا، اسے نئی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایکٹ کے طور پر نافذ نہیں کیا جاسکا۔

10 اکتوبر 1958 کو اس فیصلے کے اعلان کے بعد صدر جمہوریہ نے آرڈیننس نمبر 7، سال 1958 جاری کیا جس میں ایکٹ 32، سال 1954 کے تحت تشکیل دی گئی نئی ریاست ہماچل پردیش کی قانون ساز اسمبلی کے آئین اور کارروائی کی توثیق کی گئی اور عدالتوں کو اس کے آئین میں نقص کی بنیاد پر نئی قانون ساز اسمبلی کی کارروائی کے جواز پر سوال اٹھانے سے منع کیا گیا۔ اس آرڈیننس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی جگہ ایکٹ 56، سال 1958 نے لے لی۔ مذکورہ ایکٹ کے دفعات 3 اور 4 درج ذیل فراہم کیے گئے ہیں:

دفعہ 3:

"کسی قانون یا کسی عدالت کے کسی فیصلے، ڈگری یا حکم میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود،-

(a) ہماچل پردیش قانون ساز اسمبلی (ہماچل پردیش ودھان سبھا) کے طور پر 1 جولائی 1954 کو شروع ہونے والی مدت کے دوران اور 31 اکتوبر 1956 کو ختم ہونے والی مدت کے دوران ہماچل پردیش کے لیفٹیننٹ گورنر کے ذریعے حصہ C ریاستی حکومت ایکٹ 1951 کی دفعہ 9 کے ذریعے انہیں دیے گئے اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں وقتاً فوقتاً اجلاس طلب کیے جانے والے افراد کا ادارہ، تمام مقاصد کے لیے ہماچل پردیش اور بلاس پور (نئی ریاست) ایکٹ 1954 کی دفعہ 3 کے تحت تشکیل دی گئی نئی ریاست ہماچل پردیش کی باضابطہ طور پر تشکیل شدہ قانون ساز اسمبلی سمجھا جائے گا۔

(b) وہ افراد جنہوں نے بیٹھ کر ووٹ دیا یا دوسری صورت میں نئی قانون ساز اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لیا، انہیں اراکین کی حیثیت سے ایسا کرنے کا حقدار سمجھا جائے گا۔

(c) وہ افراد جو نئی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے طور پر کام کرتے تھے، انہیں بالترتیب اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے طور پر باضابطہ طور پر منتخب کیا گیا سمجھا جائے گا؛ اور اس کے مطابق-

(1) نئی قانون ساز اسمبلی کی طرف سے منظور کیا گیا کوئی بل (چاہے وہ بل نئی قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا گیا ہو یا ہماچل پردیش کی قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا گیا ہو جو یکم جولائی 1954 سے فوراً پہلے کام کر رہی ہو) اور صدر کی طرف سے منظوری دی گئی ہو، یہ سمجھا جائے گا کہ اسے جائز طور پر نافذ کیا گیا ہے اور وہ قانون کی طاقت رکھتا ہے۔

(2) کوئی گرانٹ، منظور شدہ قرارداد یا منظور شدہ، کی گئی کارروائی یا نئی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا اس سے پہلے کی گئی کوئی دوسری چیز قانون کے مطابق کی گئی، منظور کی گئی، اپنائی گئی، لی گئی یا کی گئی سمجھی جائے گی۔

"دفعہ 4:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"کوئی عدالت کسی بھی منظور شدہ ایکٹ، یا کسی بھی گرانٹ، قرارداد، کارروائی یا نئی قانون ساز اسمبلی کے ذریعے یا اس کے سامنے بنائی گئی، منظور کی گئی، اپنائی گئی، لی گئی یا کی گئی چیز پر محض اس بنیاد پر سوال نہیں اٹھائے گی کہ نئی قانون ساز اسمبلی کو باضابطہ طور پر تشکیل نہیں دیا گیا تھا یا اس بنیاد پر کہ کوئی شخص جو ایسا کرنے کا حقدار نہیں تھا، اس نے نئی قانون ساز اسمبلی کی کارروائی کی صدارت، نشست یا ووٹ یا دوسری صورت میں حصہ لیا تھا۔

ان نو درخواستوں کے ذریعے آرڈیننس نمبر 7، سال 1958 اور ایکٹ نمبر 56، سال 1958 کی آئینی جواز کو چیلنج کیا گیا ہے اور درخواست گزاروں نے تاکیدی رٹوں یا دیگر رٹوں یا ہدایات کے لیے درخواست کی ہے جو ہماچل پردیش انتظامیہ اور بھارتی حکومت کو آرڈیننس نمبر 7، سال 1958 اور ایکٹ نمبر 56، سال 1958 اور اس ایکٹ کے تحت یا اس کی بنیاد پر کسی بھی طریقے سے کام کرنے والے ابو لیشن ایکٹ یا 66 کو نافذ کرنے سے روکتی ہیں۔

درخواست گزاروں کے وکیل کا موقف ہے کہ (1) لیفٹیننٹ گورنر کے ذریعے 7 جولائی 1954 کے اپنے نوٹیفکیشن کے ذریعے طلب کیے گئے افراد نئی ریاست کی قانون سازیہ تشکیل نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ افراد آئین کے آرٹیکل 240 کے ذریعے مقرر کردہ طریقے سے منتخب یا نامزد نہیں کیے گئے تھے اور پارلیمنٹ قانون کے ذریعے اس ادارے کے قوانین اور کارروائیوں کی توثیق نہیں کر سکتی تھی جسے قانون سازی کا کوئی اختیار نہیں تھا، (2) توثیق قانون نافذ کرنے میں پارلیمنٹ کو آئین کے آرٹیکل 240 کی قیود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ماضی سے قانون ساز اسمبلی بنانے کا کوئی اختیار نہیں تھا، خاص طور پر جب نئی ریاست ہماچل پردیش جو ایکٹ کے تحت تشکیل دی گئی تھی۔ 32، سال 1954 اس تاریخ کو ختم ہو گیا تھا جب ابو لیشن ایکٹ نافذ کیا گیا تھا، اور (3) چاہے توثیق ہو۔ ایکٹ کو چیلنج کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے، ابو لیشن ایکٹ آئین کے آرٹیکل 31 کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اس لیے آئین کے آرٹیکل 19 اور آرٹیکل 31 کے تحت درخواست گزاروں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کے طور پر کالعدم ہے۔ ہمارے خیال میں، اٹھائے گئے کسی بھی تنازعہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔

آئین کے آرٹیکل 240(1) کے ذریعے، آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کے ذریعے اس میں ترمیم کرنے سے پہلے، یہ فراہم کیا گیا تھا:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"240.(1) پارلیمنٹ قانون کے بذریعے کسی بھی ریاست کے لیے تخلیق یا جاری رکھ سکتی ہے جو پہلے شیڈول کے حصہ C میں مخصوص ہے اور چیف کمشنر یا لیفٹیننٹ گورنر کے بذریعے زیر انتظام ہے۔

(a) کوئی ادارہ، چاہے وہ نامزد ہو، منتخب ہو یا جزوی طور پر نامزد ہو یا منتخب ہو، جو ریاست کے لیے قانون سازیہ کے طور پر کام کرے؛ یا

(b) مشیروں یا وزراء کی، یا دونوں ایسے آئین، اختیارات اور افعال کے ساتھ، جو ہر معاملے میں قانون میں متعین کیے جائیں۔

آرٹیکل کے مطابق جیسا کہ یہ اس کی ترمیم سے پہلے موجود تھا، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مجاز تھی کہ وہ پہلی شیڈول کے حصہ C میں مخصوص کسی بھی ریاست کے لیے قانون سازیہ کے طور پر کام کرنے کے لیے ایک ادارہ تشکیل دے یا جاری رکھے۔ اس آرٹیکل کے تحت، قانون سازیہ کو نامزد یا منتخب، یا جزوی طور پر منتخب اور جزوی طور پر نامزد افراد پر مشتمل ہونا تھا، اور اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ مختلف حلقوں سے جائز طور پر منتخب اراکین پر مشتمل قانون سازیہ پرانی ریاست ہماچل پردیش کے لیے کام کرتا تھا۔ پرانی ہماچل پردیش اسمبلی کے وہ 36 ممبران جو ایکٹ 49، سال 1951 کے تحت اس ریاست کی اسمبلی کے لیے باضابطہ طور پر منتخب ہوئے تھے، ایکٹ 32، سال 1954 کی دفعہ 15(1) کی بنیاد پر ہر رکن کو نئی ریاست کی قانون سازیہ کے متعلقہ حلقے کے ذریعے باضابطہ طور پر منتخب سمجھا جاتا تھا، اور ان اراکین کے نئی ریاست کی قانون سازیہ کے طور پر کام نہ کرنے کی واحد وجہ یہ تھی کہ عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 74 کے تحت نوٹیفکیشن شائع نہیں کیا گیا تھا۔ اس اسمبلی کے قانون سازی کے قوانین بلاشبہ غیر مجاز تھے، لیکن یہ پارلیمنٹ کے لیے قانون سازی کے ذریعے مجاز تھا کہ وہ نوٹیفکیشن جاری کرنے میں ناکامی کی وجہ سے پیدا ہونے والی رکاوٹ کو ہٹائے اور قانون سازیہ کے ذریعے کیے گئے کاموں کی توثیق کرے۔

آرٹیکل 240 میں یہ فراہم نہیں کیا گیا تھا کہ قانون ساز اسمبلی اس وقت تک کام نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کے ممبران واضح طور پر منتخب نہ ہوں یا کسی حصہ C ریاست کی قانون سازیہ کے لیے نامزد نہ ہوں۔ آرٹیکل 248 کے مطابق، پارلیمنٹ کو کسی بھی ایسے معاملے کے حوالے سے قانون بنانے کا بقیہ اختیار حاصل ہے جو سمورتی فہرست یا ریاستی فہرست میں شمار نہیں ہے، اور عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 74 کے تحت نوٹیفکیشن جاری کرنے میں ناکامی کی وجہ سے پیدا ہونے والی حصہ C

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اراکین کی نااہلی کو دور کرنے کے لیے قانون سازی، سمورتی فہرست یا ریاستی فہرست میں آنے والی کسی چیز کے تحت نہیں آتی ہے۔ ساتویں شیڈول کی فہرست I میں آئٹم نمبر 97 کے مطابق، مرکزی پارلیمنٹ کوئی بھی دوسرا قانون بنانے کی مجاز ہے جو فہرست II اور III میں درج نہیں ہے۔ اس لیے ایکٹ کو نافذ کرنے کے لیے پارلیمنٹ کی قانون سازی کی اہلیت کو چیلنج کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے۔

1954 میں خاتمے کا قانون نافذ کرنے کے لیے نئی ہماچل ریاستی اسمبلی کی قانون ساز اسمبلی کی قانون سازی کی اہلیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ ایسی قانون سازی کرنے کے پارلیمنٹ کے اختیار کے خلاف کوئی قطعی رکاوٹ نہیں ہے جو ذاتی حقوق کو چھین لے بشرطیکہ قانون سازی پارلیمنٹ کی اہلیت کے تحت کسی بھی قانون سازی کی فہرست میں شامل ہو اور یہ شہریوں کے کسی بھی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی نہ کرے۔ ایک بار پھر، ایکٹ 56، سال 1958 کے نفاذ سے کسی بھی آئینی توضیع کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ ہم یہ بھی کہنے سے قاصر ہیں کہ 1954 میں لیفٹیننٹ گورنر کی طرف سے طلب کردہ اسمبلی کے قوانین اور کارروائیوں کی توثیق کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار اس وقت ختم ہو گیا تھا جب آرٹیکل 240 جیسا کہ یہ اصل میں تھا آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، اور حصہ C ریاست ہماچل پردیش کا وجود ختم ہو گیا تھا۔ جب توثیقی ایکٹ نافذ کیا گیا تو ہماچل پردیش حصہ C ریاست کا وجود ختم ہو گیا تھا لیکن اس وجہ سے، افراد کے جسم کی کارروائی کی توثیق کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار جو ایکٹ 32، سال 1954 کے تحت قانون ساز اسمبلی کے طور پر کام کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، ختم نہیں ہوا تھا۔

کیا ابولشن ایکٹ آئین کے آرٹیکل 19 یا آرٹیکل 31 کے تحت درخواست گزاروں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے؟ دفعہ 11 کے مطابق، کرایہ داروں کو ان کے زیر قبضہ زمینوں میں جاگیرداروں کے مفادات حاصل کرنے کے حق کے ساتھ سرمایہ کاری کی گئی تھی۔ یہ شرط رکھی گئی تھی کہ اس کے برعکس کسی بھی قانون، رواج یا معاہدے کے باوجود، ذیلی کرایہ دار کے علاوہ کوئی بھی کرایہ دار، ایکٹ کے آغاز کے بعد کسی بھی وقت معاوضے کے افسر کو درخواست دینے پر، معاوضے کی ادائیگی پر، زمین کے مالکیت، حق اور مفاد حاصل کرنے کا حقدار ہو گا، جو اس میں طے شدہ کچھ قیود و ضوابط کے تابع ہے۔ دفعہ 14 کرایہ داروں کو کچھ مخصوص حالات میں کرایہ داری کی زمینوں کے ایک حصے میں جاگیرداروں کے حقوق کے حصول کی اجازت دیتا ہے۔ دفعہ 15 نے ریاستی حکومت کی طرف سے گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے جاگیرداروں کے حقوق کے حصول کی منظوری دی جس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اس تاریخ سے اور اس علاقے کے حوالے سے جو نوٹیفکیشن میں متعین کیا جائے، کرایہ دار کی طرف سے اس کے تحت رکھی گئی کسی بھی کرایہ داری کی زمینوں میں جاگیرداروں کی مالکیت، حق اور مفاد ریاستی حکومت کو منتقل کر دیا جائے گا اور زمین کے مالک کی طرف سے ایسی زمینوں میں پیدا ہونے والے تمام مسائل سے آزاد ہو گا۔ دفعہ 16 کے تحت، دفعہ 15 کے تحت جاگیرداروں کے مالکیت، حق اور سود کے حصول کے لیے قابل ادائیگی معاوضے کی گنتی کا طریقہ تجویز کیا گیا ہے۔ دفعہ 27 کے مطابق، اس باب کے مذکورہ بالا دفعات کی توضیعات میں کچھ بھی شامل ہونے کے باوجود، زمین کا مالک جس کے پاس زمین ہے، جس کی سالانہ زمینی آمدنی 125 روپے سالانہ سے زیادہ ہے، اس طرح کی زمین میں ایسے مالک کی مالکیت، حق اور مفاد منتقل کیا گیا سمجھا جائے گا اور اسے تمام رکاوٹوں سے پاک ریاستی حکومت کے حوالے کیا جائے گا۔ دفعہ 27 کی ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ وہ جاگیردار جس کا حق ریاستی حکومت نے ذیلی دفعہ 1 کے تحت حاصل کیا تھا، وہ معاوضہ وصول کرنے کا حقدار ہو گا جس کا تعین معاوضہ افسر ایکٹ کی دفعات 17 اور 18 کے حوالے سے شیڈول II کی توضیعات کے مطابق کرے گا۔ لیکن ایسے قبضے والے کرایہ دار کی صورت میں جو اراضی محصولات یا اراضی محصولات کے متعدد لحاظ سے کرایہ ادا کرنے کا ذمہ دار تھا، اس کے جاگیردار کو ادا کیے جانے والے معاوضے کا حساب شیڈول I کے مطابق کیا جائے گا۔ بعض صورتوں میں زمینوں کے ریاستی انتظام کے لیے ایکٹ کے ذریعے بھی التزام کیا گیا تھا۔ آئین (چوتھی ترمیم) ایکٹ، 1955 کے ذریعے ترمیم کردہ آئین کے آرٹیکل 31 میں، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، یہ التزام کیا گیا ہے کہ عوامی مقاصد کے لیے جائیداد کے لازمی حصول کے لیے کسی قانون پر کسی بھی عدالت میں اس بنیاد پر سوال نہیں اٹھایا جائے گا کہ اس قانون کے ذریعے فراہم کردہ معاوضہ کافی نہیں ہے، اور آرٹیکل 31A کے ذریعے، جسے آئین (چوتھی ترمیم) ایکٹ، 1955 کے ذریعے پس منظر اثر کے ساتھ اصل آرٹیکل کے لیے تبدیل کیا گیا تھا، یہ فراہم کیا گیا ہے کہ آرٹیکل 13 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، (a) ریاست کی طرف سے کسی جائیداد کا حصول یا اس میں کسی بھی حقوق کا حصول یا اس طرح کے کسی بھی حقوق کو ختم کرنا یا اس میں ترمیم کرنا........................ اسے اس بنیاد پر کالعدم سمجھا جائے کہ یہ آرٹیکل 14، 19 یا 31 کے تحت فراہم کردہ کسی بھی بنیادی حقوق سے مطابقت نہیں رکھتا یا چھینتا ہے یا ختم کرتا ہے۔ بشرطیکہ جہاں ایسا قانون کسی ریاست کی قانون سازیہ کے ذریعہ بنایا گیا ہے، آرٹیکل کیتوضیعات اس وقت تک اس پر لاگو نہیں ہوں گی جب تک کہ صدر کے غور و فکر کے لیے محفوظ کردہ قانون کو اس کی منظوری نہ مل جائے۔ ریاستی اسمبلی کی طرف سے منظور کردہ خاتمے کا قانون صدر کے غور و فکر کے لیے محفوظ تھا اور اسے ان کی منظوری مل گئی۔ اعتراض شدہ ایکٹ میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

زمین کے مالکان کے مفاد کو زمینوں کے کرایہ داروں کو منتقل کرنے اور اس سلسلے میں فراہم کردہ شیڈول کے تحت معاوضے کی ادائیگی پر زمین کے مالکان کی جائیداد کے حصول کے توضیعات شامل ہیں۔اس عدالت نے سری رام نارائن بنام ریاست بمبئی(1) میں فیصلہ دیا ہے کہ جس قانون کا مقصد جاگیرداروں کے مفادات کو کرایہ داروں کو منتقل کر کے زرعی اصلاحات لانا ہے وہ آرٹیکل 31A (a) کے زیر غور قوانین کے زمرے میں آتا ہے اور اس اعتراض سے محفوظ ہے کہ یہ آئین کے آرٹیکل 14، 19 اور 31 میں درج بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔درخواست گزاروں کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل نے تسلیم کیا،اور ہمارے فیصلے میں صحیح طور پر، کہ اس کیس کا اصول اس کیس کو چلاتا ہے اور آرٹیکل 31A کے پیش نظر دفعہ 11 کے جواز کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔شیڈول II کی توضیعات کے مطابق طے شدہ معاوضے کے لیے زمین مالکان کی زمینوں کے حصول کے لیے ریاست توضیعات کی صداقت کو بھی آرٹیکل 31A کے ساتھ پڑھے جانے والے آرٹیکل 31 کے تحت چیلنج کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

کیس کے اس نقطہ نظر میں، ان تمام درخواستوں کو ناکام ہونا چاہیے اور انہیں اخراجات کے ساتھ خارج کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

**درخواستیں خارج کر دی گئیں۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document